Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 22

غزل (پروین شاکر)

Urdu Class 11 Lesson 22: Ghazal (Parveen Shakir)

پروین شاکر • صدبرگ • خوشبو کی شاعرہ • استعارہ • ردیف و قافیہ

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 22: غزل (پروین شاکر)

Urdu Class 11 Lesson 22: Ghazal (Parveen Shakir)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے بائیسویں اور آخری سبق پر مبنی ہیں، جس میں پروین شاکر کی غزل شامل ہے۔ یہ غزل ان کے مجموعے 'صد برگ' سے لی گئی ہے اور اس کی ردیف 'دیکھنا' ہے۔

اس غزل میں جدائی کا دکھ، محبت کی نزاکت، اپنوں کی بے وفائی اور زندگی کی بے بسی کو نئی تشبیہات اور استعارات میں بیان کیا گیا ہے۔ نوٹس میں شاعرہ کا تعارف، شعر وار تشریح، مرکزی خیال، استعارات و علامات، ردیف و قوافی، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو پروین شاکر کی شاعری کی خوبیوں یعنی تشبیہات، استعارات اور زبان کی ندرت سے روشناس کرانا اور ادبی جمالیات و شعری حسن سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- طلبہ سے نسوانی اور تانیثی ادب کے بارے میں گفتگو کرنا۔
- طلبہ کو پروین شاکر کی غزل کے مضامین اور موضوعات کے بارے میں بتانا۔

شاعرہ کا تعارف

بیسویں صدی کی ممتاز اردو شاعرہ پروین شاکر کا پورا نام سیدہ پروین شاکر تھا۔ وہ کراچی میں پیدا ہوئیں۔ رضویہ کالونی سے میٹرک کیا، سرسید کالج میں داخلہ لیا اور کراچی یونیورسٹی سے انگریزی زبان و ادب میں ایم اے کیا۔ 1982ء میں سول سروس کا امتحان پاس کیا اور کسٹم اینڈ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ میں ڈپٹی کلکٹر کسٹم کے عہدے پر فائز ہوئیں۔ اس سے پہلے نو سال تک درس و تدریس سے وابستہ رہیں۔

ان کی ادبی سرگرمیاں 1966ء میں شروع ہوئیں جب سرسید کالج کی بزمِ ادب نے بیت بازی کا مقابلہ کرایا اور ان کی صلاحیتوں کے اظہار پر انھیں گولڈ میڈل ملا۔ انھوں نے بہت چھوٹی عمر میں شاعری اور نثر دونوں میں طبع آزمائی شروع کی اور اخبارات میں ان کے مضامین اور کالم شائع ہوئے۔ پہلے مجموعے 'خوشبو' کو زبردست پذیرائی ملی؛ 'صد برگ'، 'خود کلامی'، 'انکار' اور 'کفِ آئینہ' بھی مقبول ہوئے۔ کالموں کا مجموعہ 'گوشۂ چشم' اور شعری کلیات 'ماہِ تمام' کے نام سے شائع ہوئی۔

پروین شاکر نے غزل کے ساتھ آزاد نظم بھی لکھی۔ ان کے نمایاں موضوعات محبت، نسائیت اور سماجی مسائل ہیں۔ وہ محبت، حسن اور ان کے تضادات کو نئے زاویوں سے پرکھتی ہیں اور استعارات و تشبیہات کا عمدہ استعمال کرتی ہیں؛ بادل، خوشبو، بارش اور آندھی ان کی معروف علامتیں ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے انھیں تمغائے حسنِ کارکردگی دیا۔

Free notes: freebooks.pk

26 دسمبر 1994ء کو اسلام آباد میں ان کی کار ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جس کے باعث ان کا انتقال ہوا؛ جس شاہراہ پر یہ حادثہ ہوا اس کا نام ان کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔

استعارات، علامات اور فنی محاسن

ردیف و قوافی

ردیف: دیکھنا؛ قوافی: اشارہ، کنارہ، دوبارہ، ستارہ، صف آرا، خسارہ، تمھارا، استعارہ۔

مطلع

پہلا شعر 'بادباں کھلنے سے پہلے کا اشارہ دیکھنا...' جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔

آخری شعر

اس غزل کے آخری شعر میں شاعرہ کا تخلص نہیں آیا، اس لیے قواعد کی رو سے اسے مقطع نہیں بلکہ غزل کا آخری شعر کہا جائے گا۔

علامت: سمندر اور کنارہ

سمندر خطرے، بے یقینی اور جذبات کے طوفان کی علامت ہے، جب کہ کنارہ سلامتی، منزل اور تحفظ کی۔

استعارہ: مشتِ خاک

انسان کو 'مشتِ خاک' (مٹھی بھر مٹی) اور حالات کو 'ہوا' کہا گیا ہے؛ یہ زندگی کی ناپائیداری کا استعارہ ہے۔

تجسیم

'آئینے کی آنکھ' اور دروازے پر 'چاند کا آنا' میں بے جان چیزوں کو جان دار کی طرح پیش کیا گیا ہے۔

نسائی لہجہ

'میں سمندر دیکھتی ہوں' جیسے مصرعوں میں عورت کا اپنا لہجہ اور تجربہ نمایاں ہے، جو پروین شاکر کی پہچان ہے۔

غزل کا تعارف

پروین شاکر کی یہ غزل جدائی، وفا، بے وفائی اور زندگی کی بے ثباتی کے مختلف رنگ دکھاتی ہے۔ مطلع میں سفر شروع ہونے سے پہلے شاعرہ کہتی ہیں کہ میں سمندر دیکھتی ہوں اور تم کنارہ دیکھنا؛ یعنی دونوں کے راستے اور ترجیحات الگ ہیں۔ دوسرے شعر میں جدائی کے وقت محبوب کا مڑ کر دیکھنا جدائی کو اور مشکل بنا دیتا ہے۔

اگلے اشعار میں ہجر کی رات کا چاند، اپنوں کا دشمنوں کی صف میں کھڑا ہونا، ایسی بازی جس میں جیت بھی نقصان ہو، اور محبوب کی نظر کا خوف بیان ہوا ہے۔ آخری شعر میں انسان کو ہوا کی زد میں رکھی مٹھی بھر خاک کہہ کر زندگی کی بے بسی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

شعر وار تشریح

شعر 1 (مطلع): سمندر اور کنارہ

شاعرہ کہتی ہیں کہ کشتی کے بادبان کھلنے یعنی سفر شروع ہونے سے پہلے کے اشارے کو غور سے دیکھنا۔ میں تو سمندر دیکھتی ہوں اور تم کنارہ دیکھنا۔ سمندر خطرات اور جذبات کے طوفان کی علامت ہے، کنارہ حفاظت اور سلامتی کی۔ یعنی شاعرہ مشکلوں میں اترنے کو تیار ہیں جب کہ مخاطب صرف محفوظ راستہ دیکھتا ہے؛ دونوں کی سوچ کا یہ فرق ہی جدائی کا اشارہ ہے۔

شعر 2: مڑ کر دوبارہ دیکھنا

شاعرہ کہتی ہیں کہ محبوب سے بچھڑنا یوں بھی آسان نہ تھا، مگر جاتے جاتے اس کا مڑ کر دوبارہ دیکھنا جدائی کو اور بھی مشکل بنا گیا۔ وہ ایک نظر اس بات کی گواہ تھی کہ محبت ابھی باقی ہے، اور یہی احساس جدائی کے دکھ کو گہرا کر دیتا ہے۔

شعر 3: دروازے پر چاند

شاعرہ ہجر کی رات سے کہتی ہیں کہ دیکھو، چاند کس کی شباہت لے کر دروازے پر آیا ہے؛ ذرا اپنا ستارہ (مقدر) دیکھنا۔ چاند میں محبوب کا چہرہ دکھائی دیتا ہے، اس لیے ہجر کی رات کو یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید جدائی ختم ہونے والی ہے اور قسمت کا ستارہ چمکنے والا ہے۔

شعر 4: اپنوں کا مقابل ہونا

شاعرہ کہتی ہیں کہ کیسی قیامت ہے کہ جن لوگوں کی خاطر ہم پیچھے ہٹے اور پسپائی اختیار کی، آج وہی لوگ ہمارے مقابلے میں صف باندھ کر کھڑے ہیں۔ یہ اپنوں کی بے وفائی کا دکھ ہے، جو انسان کو دشمن کی دشمنی سے زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

شعر 5: ایسی بازی ہارنے میں کیا خسارہ

شاعرہ کہتی ہیں کہ جس کھیل (محبت) میں جیتنے پر بھی دل کا نقصان پہلے سے طے ہو، ایسی بازی ہار جانے میں کیا نقصان دیکھنا۔ یعنی عشق میں کامیابی بھی دکھ اور قربانی مانگتی ہے، اس لیے ہار سے ڈرنا بے معنی ہے۔ جیت میں ہار کا پہلو یہی ہے کہ جیت کی قیمت دل کی بربادی ہے۔

شعر 6: آئینے کی آنکھ اور تمھارا دیکھنا

شاعرہ کہتی ہیں کہ میرے لیے آئینے کی آنکھ ہی کافی تھی جو میرا سچ دکھا دیتی تھی؛ اب نہ جانے تمھارا دیکھنا مجھے کیا کیا دکھائے گا۔ یعنی محبوب کی نظر آئینے سے بھی زیادہ گہری ہے؛ وہ شاعرہ کو اپنے ایسے پہلو دکھائے گی جنھیں وہ خود بھی نہیں جانتیں۔ اس میں حیا، اندیشہ اور محبت کی لذت سب شامل ہیں۔

Free notes: freebooks.pk

شعر 7 (آخری شعر): مشتِ خاک

شاعرہ کہتی ہیں کہ انسان محض مٹھی بھر خاک ہے اور وہ بھی ہوا کی زد میں ہے، جو کسی بھی لمحے اسے بکھیر سکتی ہے۔ یہی زندگی کی بے بسی اور بے ثباتی کا استعارہ ہے۔ انسان کمزور ہے اور حالات کے سامنے بے اختیار؛ اس لیے غرور کے بجائے عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال

غزل کا مرکزی خیال محبت اور زندگی کی نزاکت ہے۔ جدائی آسان نہیں ہوتی، اپنوں کی بے وفائی سب سے زیادہ دکھ دیتی ہے، اور عشق میں جیت بھی دل کا نقصان ہے۔ آخر میں شاعرہ یاد دلاتی ہیں کہ انسان ہوا کی زد میں رکھی مٹھی بھر خاک ہے۔ یہ سب پروین شاکر نے نسائی لہجے، نئی علامتوں اور خوب صورت استعارات کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اہم الفاظ کے معنی

بادباں

کشتی کا پردہ جو ہوا سے کشتی کو چلاتا ہے۔

اشارہ

علامت، نشان۔

شباہت

مشابہت، صورت۔

شبِ ہجراں

جدائی کی رات۔

ستارہ

تارا؛ یہاں قسمت۔

پسپا ہونا

پیچھے ہٹنا۔

صف آرا

صف باندھے ہوئے، مقابلے پر تیار۔

زیاں

نقصان۔

خسارہ

گھاٹا، نقصان۔

مشتِ خاک

مٹھی بھر مٹی؛ انسان۔

زد

نشانہ، پہنچ۔

استعارہ

مجازی اظہار، علامت۔

خاکہ

غزلِ پروین شاکر: علامات کا خاکہ: یہ خاکہ پروین شاکر کی غزل میں استعمال ہونے والی اہم علامات اور ان کے معنی دکھاتا ہے۔

غزلِ پروین شاکر: علامات کا خاکہ



freebooks.pk

مختصر سوالات و جوابات

پروین شاکر کو خوش بو کی شاعرہ کیوں کہا جاتا ہے؟

ان کے پہلے مجموعے 'خوشبو' کو زبردست پذیرائی ملی اور خوشبو ان کی معروف علامت ہے۔

'سمندر' اور 'کنارہ' کن دو متضاد صورتوں کی علامتیں ہیں؟

سمندر خطرے، بے یقینی اور جذبات کی، اور کنارہ سلامتی، تحفظ اور منزل کی۔

شاعرہ کے مقابل کون لوگ صف آرا ہوئے ہیں؟

وہی اپنے لوگ جن کی خاطر شاعرہ پسپا ہوئی تھیں۔

پروین شاکر کے نزدیک جیت جانے میں ہار کا پہلو کس طرح پوشیدہ ہے؟

عشق کی بازی میں جیتنے پر بھی دل کا نقصان پہلے سے طے ہے، اس لیے جیت بھی ایک طرح کی ہار ہے۔

Free notes: freebooks.pk

شاعرہ نے آخری شعر میں انسانی بے بسی کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

ایک مشتِ خاک اور وہ بھی ہوا کی زد میں؛ یہ زندگی کی بے بسی کا استعارہ ہے۔

بچھڑتے وقت محبوب کے کس عمل نے جدائی کو مشکل بنا دیا؟

جاتے جاتے مڑ کر دوبارہ دیکھنے نے۔

دروازے پر کون آیا ہے؟

چاند، محبوب کی شباہت لیے ہوئے۔

شاعرہ کے لیے کس کی آنکھ کچھ کم نہ تھی؟

آئینے کی آنکھ۔

اس غزل کی ردیف اور قوافی لکھیں۔

ردیف: دیکھنا؛ قوافی: اشارہ، کنارہ، دوبارہ، ستارہ، صف آرا، خسارہ، تمھارا، استعارہ۔

پروین شاکر کی معروف علامتیں کون سی ہیں؟

تتلی، بادل، خوشبو، بارش اور آندھی۔

پروین شاکر کی کلیات کا نام کیا ہے؟

ماہِ تمام۔

یہ غزل کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

صد برگ۔

تفصیلی سوالات و جوابات

'آئینے کی آنکھ ہی کچھ کم نہ تھی میرے لیے' والے شعر کی فکری و فنی تشریح کریں۔

حوالہ

یہ شعر پروین شاکر کی غزل سے ہے جو ان کے مجموعے 'صد برگ' میں شامل ہے۔

مفہوم

شاعرہ کہتی ہیں کہ آئینے کی آنکھ ہی میرے لیے کافی تھی، اب نہ جانے تمھارا دیکھنا مجھے کیا کیا دکھائے گا۔

Free notes: freebooks.pk

فکری پہلو

آئینہ ظاہری صورت دکھاتا ہے مگر محبوب کی نظر دل اور روح تک پہنچتی ہے؛ اس نظر سے شاعرہ کو اپنے ایسے پہلو دکھائی دیں گے جن سے وہ خود بے خبر تھیں۔ اس میں حیا، اندیشہ اور محبت کی لذت ملی جلی ہے۔

فنی پہلو

‘آئینے کی آنکھ’ میں تجسیم؛ ‘آنکھ’ اور ‘دیکھنا’ میں مراعات النظیر؛ ردیف ‘دیکھنا’ کا برمحل استعمال اور نسائی لہجہ۔

‘ایک مشتِ خاک اور وہ بھی ہوا کی زد میں ہے’ والے شعر کی فکری و فنی تشریح کریں۔

مفہوم

انسان مٹھی بھر خاک ہے اور وہ بھی ہوا کی زد میں؛ شاعرہ کہتی ہیں کہ زندگی کی بے بسی کا استعارہ دیکھنا ہو تو یہی دیکھ لو۔

فکری پہلو

انسان کمزور اور ناپائیدار ہے؛ حالات کی ایک آندھی اسے بکھیر سکتی ہے۔ یہ احساس غرور توڑتا اور عاجزی سکھاتا ہے۔

فنی پہلو

مشتِ خاک انسان کا اور ہوا حالات یا موت کا استعارہ ہے؛ خاک اور ہوا میں مراعات النظیر؛ ‘استعارہ’ کو قافیہ بنا کر شعر میں خود اس صنعت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

آخری شعر کی حیثیت

اس شعر میں تخلص نہیں، اس لیے یہ مقطع نہیں بلکہ غزل کا آخری شعر ہے؛ مگر یہ پوری غزل کا فلسفیانہ نچوڑ ہے۔

پروین شاکر کی زیرِ نظر غزل پر استحسانی و تنقیدی نوٹ لکھیں۔

موضوعات

جدائی، اپنوں کی بے وفائی، عشق میں جیت ہار کا فلسفہ اور زندگی کی بے ثباتی؛ ہر شعر ایک الگ مگر گہرا تجربہ ہے۔

علامات و استعارات

سمندر و کنارہ، چاند و ستارہ، بازی، آئینہ اور مشتِ خاک جیسی علامتیں غزل کو تہہ دار بناتی ہیں۔

نسائی لہجہ

‘میں سمندر دیکھتی ہوں’ جیسے مصرعوں میں عورت کا اپنا تجربہ اور لہجہ ملتا ہے جو اردو غزل میں پروین شاکر کی انفرادیت ہے۔

زبان و بیان

سادہ اور شستہ زبان، طویل ردیف ‘دیکھنا’ کی روانی اور ‘ارہ’ پر ختم ہونے والے قوافی موسیقیت پیدا کرتے ہیں۔

Free notes: freebooks.pk

پروین شاکر کے حالاتِ زندگی اور شاعری پر نوٹ لکھیں۔

تعلیم و ملازمت

کراچی میں پیدا ہوئیں؛ کراچی یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم اے؛ نو سال تدریس؛ 1982ء میں سول سروس پاس کر کے ڈپٹی کلکٹر کسٹم بنیں۔

ادبی آغاز

1966ء میں سرسید کالج کے بیت بازی مقابلے میں گولڈ میڈل؛ کم عمری سے شاعری اور نثر؛ اخبارات میں کالم۔

تصانیف

خوشبو، صدبرگ، خود کلامی، انکار، کفِ آئینہ؛ کالم 'گوشۂ چشم'؛ کلیات 'ماہِ تمام'۔

خصوصیات و اعزاز

محبت، نسائیت اور سماجی مسائل؛ تتلی، بادل، خوشبو، بارش اور آندھی کی علامتیں؛ تمغائے حسنِ کارکردگی؛ 26 دسمبر 1994ء کو اسلام آباد میں حادثے میں انتقال۔

معروضی سوالات (MCQs)

شاعرہ دیکھنے کا کہہ رہی ہیں: (الف) کنارہ (ب) طوفان (ج) سمندر (د) ساحل

درست جواب: (الف) کنارہ۔ تم کنارہ دیکھنا۔

دروازے پر آیا: (الف) چاند (ب) سورج (ج) ستارہ (د) سیارہ

درست جواب: (الف) چاند۔ چاند۔

مقابلے پر وہ لوگ آ گئے جن کے نام پر ہوئے: (الف) قربان (ب) بدنام (ج) پسپا (د) شکستہ

درست جواب: (ج) پسپا۔ پسپا۔

شاعرہ کے لیے کچھ کم نہ تھی: (الف) نرگس کی آنکھ (ب) آئینے کی آنکھ (ج) غزال کی آنکھ (د) بیمار کی آنکھ

درست جواب: (ب) آئینے کی آنکھ۔ آئینے کی آنکھ۔

اس غزل کی ردیف ہے: (الف) اشارہ (ب) دیکھنا (ج) کنارہ (د) ہے

درست جواب: (ب) دیکھنا۔ دیکھنا۔

'مشتِ خاک' سے مراد ہے: (الف) انسان (ب) صحرا (ج) قبر (د) پہاڑ

درست جواب: (الف) انسان۔ مٹھی بھر مٹی؛ انسان۔

Free notes: freebooks.pk

پروین شاکر کہاں پیدا ہوئیں؟ (الف) لاہور (ب) کراچی (ج) اسلام آباد (د) حیدرآباد

درست جواب: (ب) کراچی۔ کراچی۔

پروین شاکر کا پہلا شعری مجموعہ ہے: (الف) صد برگ (ب) خوشبو (ج) انکار (د) خود کلامی

درست جواب: (ب) خوشبو۔ خوشبو۔

پروین شاکر کی کلیات کا نام ہے: (الف) ماہِ تمام (ب) گوشۂ چشم (ج) کفِ آئینہ (د) شہرِ سخن

درست جواب: (الف) ماہِ تمام۔ ماہِ تمام۔

پروین شاکر کے کالموں کا مجموعہ ہے: (الف) گوشۂ چشم (ب) ماہِ تمام (ج) خوشبو (د) انکار

درست جواب: (الف) گوشۂ چشم۔ گوشۂ چشم۔

یہ غزل کس مجموعے سے ہے؟ (الف) خوشبو (ب) صد برگ (ج) انکار (د) کفِ آئینہ

درست جواب: (ب) صد برگ۔ صد برگ۔

پروین شاکر کا انتقال ہوا: (الف) 26 دسمبر 1994ء (ب) 26 دسمبر 1984ء (ج) 16 دسمبر 1994ء (د) 26 نومبر 1994ء

درست جواب: (الف) 26 دسمبر 1994ء۔ اسلام آباد میں ٹریفک حادثہ۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- شاعرہ: سیدہ پروین شاکر، کراچی؛ انگریزی میں ایم اے؛ ڈپٹی کلکٹر کسٹم؛ وفات 26 دسمبر 1994ء، اسلام آباد۔
- تصانیف: خوشبو، صد برگ (ماخذ)، خود کلامی، انکار، کفِ آئینہ؛ گوشۂ چشم (کالم)؛ ماہِ تمام (کلیات)۔
- ردیف: دیکھنا؛ قوافی: اشارہ، کنارہ، دوبارہ، ستارہ، صف آرا، خسارہ، تمھارا، استعارہ۔
- علامات: سمندر/کنارہ، چاند/ستارہ، بازی، آئینے کی آنکھ، مشتِ خاک۔
- آخری شعر میں تخلص نہیں، اس لیے مقطع نہیں۔
- معروف علامتیں: تتلی، بادل، خوشبو، بارش، آندھی؛ اعزاز: تمغائے حسنِ کارکردگی۔

امتحانی نکات

- پروین شاکر کے اشعار کی تشریح میں علامتوں (سمندر، کنارہ، مشتِ خاک) کے معنی الگ سے واضح کریں۔
- استحسانی نوٹ میں موضوعات، علامات، نسائی لہجہ اور زبان کی خوبیاں چار الگ نکات میں لکھیں۔
- مقطع کی تعریف یاد رکھیں: جس آخری شعر میں تخلص نہ ہو وہ مقطع نہیں کہلاتا۔

Free notes: freebooks.pk

- اعراب کے سوال میں مقابل، زیاں، آئینہ، استعارہ اور شباہت کا درست تلفظ استاد سے سن کر لکھیں۔
- ‘خوشبو کی شاعرہ’ والے سوال میں پہلے مجموعے کا نام اور خوشبو کی علامت دونوں لکھیں۔

Free notes: freebooks.pk